114850 ـ بيوى برطانوى قانون كے مطابق خاوند سے عليحده ہونا چاہے تو خاوند كيا كرے ؟

سوال

انگلينڈ ميں ميرے ايك دوست كى بيوى اپنے خاوند سے برطانوى طلاق قانون كے مطابق خاوند سے عليحده ہونا چاہتى ہے، خاوند نے اس كے اخراجات بہت زياده ہونے كى بنا پر بيوى كو اسلامى طلاق دينے كى پيشكش كى كہ وه اس سے رجوع بھى نہيں كريگا ليكن بيوى اس پر راضى نہيں ہوئى، يہ علم ميں رہے كہ بيوى كے كہنے كے مطابق اس نے كئى اسباب كى بنا پر عليحده ہونے كا مطالبہ كيا ہے، كيا خاوند اس كو اسلامى طلاق پر مجبور كر سكتا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اول:

كسى بھى مسلمان عورت كے ليے اپنے خاوند سے بغير كسى ايسے سبب كے جو طلاق مباح كرتا ہو طلاق كا مطالبہ كرنا جائز نہيں، اور اگر وه ايسا كرتى ہے تو وه بہت شديد قسم كى وعيد كى مستحق ٹھريگى.

ثوبان رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جس عورت نے بھى بغير كسى تنگى كے اپنے خاوند سے طلاق طلب كى تو اس پر جنت كى خوشبو حرام ہے "

سنن ابو داود حديث نمبر (2226) سنن ترمذى حديث (1187) سنن ابن ماجہ حديث نمبر (2055) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ترمذى ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

دوم:

جو عورت كسى سبب مثلا خاوند كے برے افعال يا شديد زدكوب كرنے كى وجہ سے خاوند كے ساتھ رہنا ناپسند كرتى ہو تو اسے طلاق طلب كرنے كا حق حاصل ہے، اور وه مكمل مالى حقوق كى مستحق ہوگى.

اور جو عورت خاوند كى جانب سے سبب كے بغير اپنے خاوند كے ساتھ رہنا ناپسند كرے، اور وه خاوند كو برداشت نہ كر سكتى ہو اور اسے خدشہ ہو كہ وه خاوند كى اطاعت نہ كر كے گناه كر بيٹھےگى تو بھى اس كے ليے خلع كر كے خاوند سے عليحدگى طلب كرنے ميں كوئى حرج نہيں ہے، اور وه طلاق كا مطالبہ نہيں كر سكتى بلكہ خلع ہى كريگى، اس ليے جو خاوند طلب كرے مثلا مہر كى واپسى يا اس سے زياده يا كم تو بيوى كو ادا كر كے اس سے

علیحدہ ہونے كا حق حاصل ہوگا.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

يہ طلاقيں دو مرتبہ ہيں، پھر يا تو اچھائى سے روكنا ہے يا عمدگى كے ساتھ چھوڑ دينا ہے، اور تمہارے ليے حلال نہيں كہ تم نے انہيں جو دے ديا ہے اس ميں سے كچھ بھى واپس لو، ہاں يہ اور بات ہے كہ دونوں كو اللہ كى حديں قائم نہ ركھ سكنے كا خوف ہو اس ليے اگر ڈر ہو كہ يہ دونوں اللہ كى حديں قائم نہ ركھ سكيں گے تو عورت رہائى پانے كے ليے كچھ دے ڈالے اس ميں دونوں پر كوئى گناہ نہيں، يہ اللہ كى حديں ہيں تم ان سے تجاوز مت كرو، اور جو كوئى بھى اللہ كى حديں تجاوز كريگا تو وہى ظالم ہيں البقرۃ (229).

چنانچہ اس آيت ميں بيان ہوا ہے كہ اگر خاوند اپنى بيوى كو طلاق دينے كى رغبت ركھتا ہو تو اس كے ليے بيوى كے مہر سے كچھ لينا حرام ہے، اس ميں خلع لينے كا جواز پايا جاتا ہے، كہ عورت اپنے آپ كو خاوند سے چھڑانے كے ليے اتنا مال ادا كر دے جس پر خاوند اور بيوى دونوں كا اتفاق ہو جائے.

مزيد تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (104534) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

سوم:

بيوى يا كسى عورت كے ليے جائز نہيں كہ وہ ان وضعى اور غير شرعى قوانين كو جو شريعت الہى كے مخالف ہيں كو موقع غنيمت اور اپنے ليے فرصت جانے تا كہ وہ كچھ حاصل كر سكے جس كى وہ مستحق ہى نہ تھى.

اور پھر مسلمان پر تو واجب ہے كہ وہ اپنے سب حالات ميں شرعى احكام كے مطابق فيصلہ كروائے، اور جو مال يا فائدہ بھى اسے اللہ كى مشروع كردہ شريعت كے خلاف حاصل ہو وہ اس كے ليے حرام ہے، وہ اس كى ملكيت نہيں بن سكتى اور نہ ہى اس كے ليے اس سے فائدہ حاصل كرنا حلال ہو گا.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

كيا آپ نے انہيں نہيں ديكھا ؟ جن كا دعوى تو يہ ہے كہ جو كچھ آپ پر اور جو كچھ آپ سے پہلے اتارا گيا ہے اس پر ان كا ايمان ہے، ليكن وہ اپنے فيصلے غير اللہ كى طرف لے جانا چاہتے ہيں، حالانكہ انہيں حكم ديا گيا ہے كہ شيطان كا انكار كريں، شيطان تو يہ چاہتا ہے كہ انہيں بہكا كر دور ڈال دے النساء (60).

اور ايك دوسرے مقام پر ارشاد بارى تعالى ہے:

سو تيرے پروردگار كى قسم! يہ مومن نہيں ہو سكتے جب تك كہ تمام آپس كے اختلاف ميں آپ كو حاكم نہ مان ليں،

پھر جو فیصلہ آپ ان میں کر دیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں النساء (65).

اور ایك مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

کیا یہ لوگ پھر سے جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں یقین رکھنے والے لوگوں کے لیے اللہ تعالی سے بہتر فیصلے اور حکم کرنے والا کون ہو سکتا ہے ؟ المآئدۃ (50).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

مسلمانوں کے آپس میں جھگڑے مثلا طلاق اور تجارتی امور یا اس طرح کے دوسرے معاملات کا فیصلہ امریکی عدالتوں اور قوانین کے مطابق کروانے کا حکم کیا ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" مسلمان شخص کے لیے ان وضعی اور غیر شرعی قوانین کے مطابق فیصلہ کروانا جائز نہیں، لیکن ضرورت کے وقت جب شرعی عدالت نہ ہو تو پھر اس شرط کے ساتھ فیصلہ کروایا جا سکتا ہے کہ اگر اس کے حق میں فیصلہ ہو بھی جائے اور وہ اس کا حق نہ ہو تو یہ حق لینا جائز نہیں ہوگا " انتہی

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد العزیز آل شیخ.

الشیخ صالح الفوزان.

الشیخ بکر ابو زید.

فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (23 / 502).

مزید آپ سوال نمبر (4044) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں، اس میں کسی کافر جج یا پھر کسی عقلمند امام جو کہ عالم نہ ہو سے فیصلہ کروانے کے متعلق شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کی بہت ہی اہم کلام منقول ہے.

اس بنا پر اس خاوند کو چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کو نصیحت کرے کہ وہ شرعی فیصلہ کروائے، اور وہ اسے اس کے پورے حقوق ادا کریگا، اور اگر وہ شرعی فیصلہ کروانے سے انکار کر کے اس غیر شرعی قانون کے مطابق ہی فیصلہ کروانے پر مصر ہو تو پھر اس کے سامنے یہی ہے کہ وہ اسے شرعی طلاق دے دے، اور پھر اگر اس پر ظلم ہو اور

اسے نقصان اٹھانا پڑے اور وہ مالی جرمانہ ادا کرے تو خاوند کو اس پر صبر کرنا چاہیے، اگر اسے دنیا میں اس کا حق نہیں ملتا، تو کل روز قیامت اسے اس کا حق دلایا جائیگا، جس نے اس پر ظلم کیا اس کی نیکیاں اسے دلائی جائینگی.

واللہ اعلم .